بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

# روزنامہ الفضل ربوہ

بروز جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶ | ۵ ربیع الاول ۱۳۹۲ھ ، ۲۰ شہادت ۱۳۵۱ ہش ، ۲۰ اپریل ۱۹۷۲ء | نمبر ۸۹

## اخبار احمدیہ

ربوہ - ۱۹ شہادت - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق کل شب کی رپورٹ مظہر ہے کہ :-

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

---

ربوہ - ۱۹ شہادت - حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

سر درد کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے۔

احباب جماعت توجہ کے ساتھ بالالتزام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

---

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

# مجھے خدا نے خلیفہ بنایا ہے اب کون ہے جو مجھے خلافت سے معزول کر سکے

## مبارک ہے وہ جو خدا کے فیصلہ کو قبول کر لے انشاء اللہ آسمان سے میری مدد ہوگی!

"وہ کام جو خدا نے میرے سپرد کیا ہے خدا کرے کہ عزت کے ساتھ اس سے عہدہ برآ ہوں اور قیامت کے دن مجھے اپنے مولا کے سامنے شرمندہ نہ ہونا پڑے۔

اب کون ہے جو مجھے خلافت سے معزول کر سکے۔ خدا نے مجھے خلیفہ بنایا ہے اور خدا تعالیٰ اپنے انتخاب میں غلطی نہیں کرتا۔ اگر سب دنیا مجھے مان لے تو میری خلافت بڑی نہیں ہو سکتی اور سب کے سب خدانخواستہ مجھے ترک کر دیں تو بھی خلافت میں فرق نہیں آسکتا۔ جیسے نبی اکیلا بھی نبی ہوتا ہے اسی طرح خلیفہ اکیلا بھی خلیفہ ہوتا ہے۔ پس مبارک ہے وہ جو خدا کے فیصلہ کو قبول کرے۔ خدا تعالیٰ نے جو بوجھ مجھ پر رکھا ہے وہ بہت بڑا ہے اور اگر اسی کی مدد میرے شامل حال نہ ہو تو میں کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ لیکن مجھے اس پاک ذات پر یقین ہے کہ وہ ضرور میری مدد کرے گی۔ میرا فرض ہے کہ جماعت کو متحد رکھوں اور انہیں متفرق نہ ہونے دوں۔ اسلئے ہر ایک مشکل کا مقابلہ کرنا میرا کام ہے اور انشاء اللہ آسمان سے میری مدد ہوگی۔" (اشتہار "کون ہے جو خدا کے کام کو روک سکے" صفحہ ۱۰ و ۱۱)

"اس شخص کو خدا کی معرفت سے کوئی حصہ نہیں ملا اور وہ خدا کی حکمتوں کے سمجھنے کی اہلیت ہی نہیں رکھتا جو مجھے کہتا ہے کہ آپ خلافت کو چھوڑ دیں۔ اس نادان کو کیا معلوم کہ اس کے چھوڑنے کا کیا نتیجہ ہوگا۔ پس حضرت عثمانؓ کی طرح میں نے بھی کہا کہ جو قبا مجھے خدا تعالیٰ نے پہنائی ہے وہ میں کبھی نہیں اُتاروں گا خواہ ساری دنیا اسکے چھیننے کے درپے ہو جائے۔ پس میں اب آگے ہی آگے بڑھوں گا خواہ کوئی میرے ساتھ آئے یا نہ آئے مجھے خدا تعالیٰ نے بتایا ہے کہ ابتلا آئینگے مگر انجام اچھا ہوگا۔ پس کوئی میرا مقابلہ کر کے دیکھ لے۔ خواہ وہ کوئی ہو۔ انشاء اللہ میں کامیاب رہونگا اور مجھے کسی کے مقابلہ کی خدا کے فضل سے کچھ بھی پرواہ نہیں ہے۔" (برکات خلافت از حضرت مصلح موعودؓ صفحہ ۲۲)

---

## سیرۃ النبیؐ کے جلسے ۲۷ اپریل کو منعقد کئے جائیں

تمام جماعتوں کی اطلاع کیلئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۲۷ اپریل کو منعقد کیا جائے۔ اس جلسہ کا اہتمام شایان شان طور پر کیا جائے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی جاوے۔ جلسوں کی رپورٹیں نظارت اصلاح وارشاد کو بھجوائی جائیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

---

## ایفائے عہد کا آخری موقعہ

تحریک جدید کا بجٹ سال رواں ۳۰ شہادت ۱۳۵۱ ہش (۳۰ اپریل ۱۹۷۲ء) کو اختتام پذیر ہو رہا ہے۔ ایفائے عہد کے لئے اب صرف چند دن باقی رہ گئے ہیں۔ موعودہ رقموں میں سے کوئی رقم بقایا نہ رہنے دی جائے۔ اور وصول شدہ چندہ تحریک جدید جلد از جلد مرکز میں ارسال فرما دیا جائے تا احباب اپنے اللہ سے کئے ہوئے وعدوں کو پورا کر کے اُس کے حضور سُرخرو ہوں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

---

## احباب جماعت کے لئے خوشخبری

احباب جماعت یہ معلوم کر کے خوش ہونگے کہ قرآن مجید حمائل سائز (بطرز یسرنا القرآن) شائع ہو گیا ہے۔ حجم ۶۰۴ صفحات ہے۔ آفسٹ کاغذ پر نہایت عمدہ طباعت اور اعلیٰ درجہ کی جلد ہے۔ ان تمام خوبیوں کے ساتھ ہدیہ صرف چھ روپے ہے جو تقریباً لاگت ہی ہے۔ آجکل اتنی کم قیمت پر ایسی حمائل نہیں ملتی۔ کم قیمت اسلئے رکھی گئی ہے کہ دوست خود بھی خریدیں اور احباب کو تحفۃً بھی پیش کریں۔ امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان سے درخواست ہے کہ وہ مجموعی طور پر قرآن مجید منگوالیں کیونکہ اس طرح خرچ کم پڑتا ہے۔ یہ بیش بہا تحفہ ادارۃ المصنفین ربوہ سے طلب فرماویں۔ لاہور کے احباب کی سہولت کے لئے الائیڈ سائنٹفک سٹور گنپت روڈ انار کلی میں قرآن مجید جملہ اقسام کا سٹور رکھوا دیا گیا ہے۔ احباب وہاں سے طلب فرماویں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضور ایدہ اللہ تعالیٰ)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۰ر شہادت ۱۳۵۱ھش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# دین کو دنیا پر مقدم رکھنا کیوں ضروری ہے؟

قبل ازیں ہم یہ واضح کر چکے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایک مسلمان کو بہرحال دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی تلقین فرمائی ہے اور اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی ہر احمدی کیلئے یہ لازمی قرار دیا ہے کہ وہ دین کو دنیا پر مقدم رکھے بلکہ آپ نے یہاں تک فرمایا ہے کہ :-

"جو شخص درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم نہیں رکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے"

اللہ تعالیٰ نے جہاں دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی تلقین فرمائی ہے وہاں ایسا کرنے کی وجوہات بھی بیان فرمائی ہیں اور ان میں سے سب سے بڑی وجہ یہی ہے کہ دنیا کے عیش و آرام اور اس کی آسائشیں جن کی خاطر ایک عاقبت نا اندیش انسان دین سے لاپرواہی اختیار کرتا ہے اُس بے انداز اجر و ثواب کے مقابلہ میں جو دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے عبدِ حقیقی کو خود اُس کی طرف سے ملتا ہے قطعاً کوئی حقیقت نہیں رکھتیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ پہلے دنیوی نعمتوں کا ذکر کرتے ہوئے جو بالعموم انسان کو اپنی طرف کھینچتی ہیں اور جن کے حصول کی خاطر وہ دین سے لاپرواہ ہو جاتا ہے فرماتا ہے:-

زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ؕ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ ۝ (آل عمران آیت ۱۵)

لوگوں کو عام طور پر پسند کی جانے والی چیزوں کی یعنی عورتوں اور بیٹوں اور سونے اور چاندی کے محفوظ خزانوں اور خوبصورت گھوڑوں اور مویشیوں اور کھیتی کی محبت اچھی شکل میں دکھائی گئی ہے۔ (مگر) یہ دنیوی زندگی کا سامان ہے۔ اللہ تعالیٰ تو وہ ذات ہے جس کے پاس نہایت عمدہ ٹھکانہ ہے۔

اللہ تعالےٰ نے دنیوی نعمتوں اور آسائشوں کا (جو ایک عاقبت نا اندیش انسان کو اپنی طرف کھینچتی ہیں اور اسے دین سے غافل ہونے کی طرف مائل کرتی ہیں) ذکر کرنے اور یہ بتانے پر ہی اکتفا نہیں فرمایا کہ اللہ کے پاس نہایت عمدہ ٹھکانہ ہے بلکہ یہ بھی بتایا کہ وہ ٹھکانہ ان دنیوی نعمتوں سے بدرجہا بڑھ کر اچھا ہے اور اس طرح توجہ دلائی کہ انسان کو دنیوی عیش و آرام کے پیچھے نہیں بھاگنا چاہیئے بلکہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا جو اجرِ عظیم اللہ تعالےٰ نے مقرر کیا ہوا ہے اس کا مستحق بننے کی فکر کرنی چاہیئے۔ چنانچہ اگلی ہی آیت میں مزید فرمایا:-

قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ ؕ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَاَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۚ۝ (آل عمران آیت ۱۶)

(اے رسول!) تُو (لوگوں سے) کہہ کہ کیا میں تمہیں ان (دنیوی عیش و آرام کے سامانوں) سے بھی بہتر چیز بتاؤں؟ (سو یاد رکھو کہ) جو لوگ (ان دنیوی عیش و آرام کے سامانوں کے پیچھے بھاگنے کی بجائے) تقویٰ کو اختیار کریں (یعنی دین کو دنیا پر مقدم رکھیں) ان کے لئے ان کے رب کے پاس ایسے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، وہ ان باغوں میں رہیں گے (نیز اُن کے لئے) پاک بیویاں اور اللہ کی رضاء مقدر ہے۔ اور اللہ اپنے بندوں کو دیکھ رہا ہے (یعنی اسے خوب علم ہے کہ اس کے بندوں میں سے کون دین کو مقدم رکھنے والے ہیں اور کون ہیں جو دین سے بے پرواہ ہو کر دنیوی عیش و آرام کے سامانوں کے پیچھے بھاگ رہے ہیں اور اس طرح اپنے آپ کو بدرجہا بہتر اجرِ عظیم سے محروم کر رہے ہیں)۔

یہی نہیں اللہ تعالیٰ نے یہ بھی بتایا ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے نتیجہ میں جو اجرِ عظیم جنّت اور اس کی نعماء نیز اللہ تعالیٰ کی رضاء کی شکل میں ملتا ہے وہ دنیا کے عیش و آرام اور اس کی نعمتوں سے کیوں بہتر ہے چنانچہ فرماتا ہے:-

وَلَا تَشْتَرُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ اِنَّمَا عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ ؕ وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِيْنَ صَبَرُوْٓا اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ (النحل آیات ۹۶، ۹۷)

اور تم اللہ کے ساتھ کئے ہوئے عہد (یعنی دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے عہد) کے بدلہ میں حقیر اور تھوڑی سی قیمت رکھنے والی چیز (یعنی دنیوی عیش و آرام کے سامان) مت لو۔ اگر تم عقل رکھتے ہو تو سمجھ لو کہ جو کچھ اللہ کے پاس ہے (یعنی اجر و ثواب، جنّت اور رضاء الٰہی) وہ تمہارے لئے یقیناً (دنیوی عیش و آرام کے سامانوں سے بدرجہا) بہتر ہے۔ جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ ختم ہو جائے گا اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ ہمیشہ رہنے والا ہے۔ اور جو لوگ ثابت قدم رہتے ہیں ہم انہیں یقیناً ان کے بہترین عمل کے مطابق ان کے تمام اعمال صالحہ کا بدلہ دیں گے۔

ان آیات میں اللہ تعالےٰ نے دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے عہد کو نبھانے کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والے اجر و ثواب کے بالمقابل دنیوی عیش و آرام کے سامانوں کو ثمنِ قلیل قرار دیا ہے اور اس کی دو وجوہات بیان فرمائی ہیں۔ ایک یہ کہ دنیوی عیش و آرام فانی ہیں وہ باقی نہیں رہتے اس کے بالمقابل اللہ تعالےٰ کی طرف سے جنّت اور رضاء الٰہی کی شکل میں ملنے والا اجر و ثواب ہمیشہ ہمیش قائم رہنے والا ہے وہ کبھی ختم نہیں ہو سکتا۔ **دوسرے** یہ کہ اللہ تعالیٰ یہ اجر و ثواب اعمال کے پیمانہ کے مطابق نہیں دیتا بلکہ ان سے کہیں بڑھ کر عطا کرتا ہے اور وہ اس طرح کہ وہ بہترین عمل کی ہی بہترین جزاء نہیں دیتا بلکہ تمام دوسرے اعمال صالحہ کی جزاء بھی بہترین جزاء کے مطابق دیتا ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ انسان کے اعمالِ صالحہ کی جزاء ان میں سے بہترین عمل کے پیمانہ کے مطابق ملنے کی وجہ سے لازماً کہیں زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ فَاِنَّ بِهَا تُجْزَى الْحَسَنَةُ عَشْرَ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ یعنی ایک نیکی کا بدلہ دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک دیا جائے گا۔ جب جزاء ملے بھی بے حساب اور ہو بھی وہ ہمیشہ ہمیش قائم رہنے والی تو پھر اس کے بالمقابل عیش و آرام کے دنیوی سامان جو بہرحال محدود ہیں اور ہیں بھی فانی اور مٹ جانے والے ثمنِ قلیل نہیں تو اور کیا ہیں۔ اور سخت مورکھ اور بیوقوف ہے وہ انسان جو دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے عہد کو توڑ کر بے انداز اور ہمیشہ ہمیش قائم رہنے والے اجر و ثواب کو چھوڑتا اور ثمنِ قلیل یعنی محض دنیا کے محدود اور فانی عیش و آرام کے پیچھے بھاگتا ہے۔

اسی لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مندرجہ بالا آیات کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا ہے:-

"اللہ تعالیٰ یہاں ہمیں یہ حکم دیتا ہے کہ اس ثمنِ قلیل کو خریدنے کے لئے تم ایسی چیزوں کو قربان نہ کرو جو ابدی مسرتوں اور ابدی سرور والی چیزیں ہیں اور جو بہترین جزاء کی شکل میں اور بہترین بدلہ کی صورت میں تمہارے سامنے آئیں گی۔ لَا تَشْتَرُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا یعنی یہ عہد جو تم نے خدا سے باندھا ہے کہ تم دین کو دنیا پر مقدم رکھو گے اس پر مضبوطی سے قائم رہو اور اپنی کسی غفلت یا کوتاہی کے نتیجہ میں دنیا کو دین پر مقدم نہ کرنے لگ جاؤ کہ دنیا دین کے مقابلہ میں اور دنیا کی یہ اشیاء اُس ثواب کے مقابلہ میں جو نیک اعمال کے بدلہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اِس دنیا میں بھی اور اُس جہان میں بھی ملتا ہے ثمنِ قلیل کی حیثیت رکھتی ہیں۔ کیونکہ خدا کی جزاء جو ہے وہ ابدی ہے اور اس کی قیمت جو ہے وہ احسن ما کانوا یعملون کے اصول پر طے کی گئی ہے۔"
(الفضل ۹؍ مارچ ۱۹۶۷ء)

پس ایک حقیقی احمدی کے لئے دین کو دنیا پر بہرحال مقدم رکھنا ضروری ہے۔ جو لوگ اس عہد کو توڑ کر دنیا کو دین پر مقدم کریں گے ان کے لئے خسارہ ہی خسارہ ہے۔ برخلاف اس کے جو دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے عہد کو نبھائیں گے ان کے لئے اس دنیا میں بھی بے انداز اجر و ثواب ہے اور اُس جہان میں بھی اور پھر اُس کا سلسلہ کبھی منقطع نہیں ہوگا۔ دینی و دنیوی فلاح اس امر میں مضمر ہے کہ انسان دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے عہد کو نبھائے۔ مُراد یہ کہ دین کا خانہ بھی خالی نہ ہو اور دنیا کا خانہ بھی خالی نہ ہو لیکن ضروری ہے کہ دین کو دنیا پر بہرحال تقدم حاصل رہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی ڈاکٹروں کے ایک خصوصی اجتماع سے

# سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز خطاب

## جب سے انسان پیدا ہوا ہے دنیا میں حقیقی محبت کا پیغام کبھی ناکام نہیں ہوا

فرمودہ ۳۰ ظہور ۱۳۴۹ ہش مطابق ۳۰ اگست ۱۹۷۰ء بمقام دفتر فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ

(۲)

بہرحال افریقہ میں بہت سی باتیں غور طلب ہیں۔ ہم نے عملی زندگی میں مساوات کو قائم کرنا ہے مثلاً وہاں غانا میں شیطان نے آٹھ دس مخلص احمدیوں کے دلوں میں یہ خیال پیدا کیا کہ اب ہمارا افریقن غانین ربوہ جا کر شاہد کی ڈگری لے کر آیا ہے آٹھ، دس سال وہاں پڑھا ہے اس کو ہمارے ملک کا انچارج بننا چاہیئے مشنری انچارج اس افریقن مبلغ کو ہونا چاہیئے ایک پاکستانی کو کیوں انچارج بنا دیا ہے؟ یہ بہت بڑی جماعت ہے میں نے بتایا ہے کہ پونے دو لاکھ کے قریب بالغ احمدی ۱۹۷۰ء میں تھے مگر اس قسم کا خیال رکھنے والے آٹھ، دس تھے۔ لیکن وہ پڑھے لکھے اور عہدیدار تھے۔

شیطان نے ان کے دلوں میں یہ بات پیدا کر دی۔ مجھے اس کا پتہ لگا تو میں کسی کو سختی سے اور کسی کو نرمی سے سمجھاتا رہا۔ پہلے تو میں نے سمجھا کہ عہدیدار ہیں جیسا کہ نام لئے ہیں تھے اس کو کہیں خراب نہ کریں۔ وہ بڑا مخلص اور کام کرنے والا افریقن مبلغ ہے اس سے میں نے کہا کہ بات یہ ہے کہ ہم تو بین الاقوامی سطح پر سوچتے ہیں کیونکہ ہمیں یہ بنایا گیا ہے۔

### قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ

سب سے انسان بحیثیت انسان برابر ہیں۔ میں تو یہ سوچ رہا تھا کہ تمہیں غانا کا مشنری انچارج نہیں بلکہ سکاٹ لینڈ یا کسی اور علاقہ کا مشنری انچارج بنا دوں اور تم سوچ رہے ہو کہ GHANIAN FOR GHANA تمہارا یہ انداز فکر احمدیت کا انداز فکر نہیں ہے۔ خیر وہ تو بڑا مخلص ہے اس کے دماغ میں کیڑا نہیں تھا میں تو اس کو اس خیال سے بچانا چاہتا تھا۔ پھر میں نے دوسروں کو بھی سمجھایا ایک نوجوان اچھے بڑے عہدے پر کام کرتا ہے ڈیڑھ دو ہزار روپے تنخواہ لینے والا ہے جس وقت میں نے غانا سے روانہ ہونا تھا۔ اس کی کہیں باہر جانے کی ڈیوٹی لگ گئی تو وہ اس ہوٹل میں الوداع کہنے کے لئے آ گیا۔ جہاں ہم ٹھہرے ہوتے تھے اور کہنے لگا کہ افسوس ہے میں ایئرپورٹ پر نہیں آ سکتا اس لئے میں یہاں آ گیا ہوں۔ ہمارے مبلغ انچارج نے مجھے بتایا کہ یہ بھی ان آٹھ دس میں شامل ہے۔ چنانچہ میں نے اسے ایک طرف لے جا کر کہا کہ تم احمدیت کی سوچ کے خلاف یہ کیا سوچ رہے ہو میں تو یہ سوچ رہا ہوں کہ تمہارے آدمیوں کو باہر لے جا کر یورپ کے کسی ملک کا انچارج بنا دوں اور تم یہ سوچ رہے ہو GHANIAN FOR GHANA میں نے جب ذرا سختی سے یہ کہا تو اس نے بچوں کی طرح ہچکیاں لے کر رونا شروع کر دیا اور اسے اپنے اوپر بالکل قابو نہ رہا۔ اس کا رو رو کر برا حال ہو گیا۔ پھر میں نے اسے گلے لگایا اور اس کی گردن پر پیار کیا۔ مگر پھر بھی اس کا رونا بند نہ ہوا۔ پھر میاں مبارک احمد صاحب سے بھی اس نے کہا کہ حضرت صاحب کے پاس مبلغ انچارج نے میری شکایت کر دی ہے۔

غرض وہ بڑی سعید روحیں ہیں اور وہ لوگ اخلاص سے بھرے ہوتے ہیں۔ لیکن ہمارا

### مساوات کا خالی دعوے

کافی نہیں ہے اس طرح آج نہیں تو کل شیطان کسی اور کے دماغ میں یہ کیڑا پیدا کر دے گا اس واسطے میں نے غانا میں کماسی کے مقام پر ہمارے جو افریقن ہیڈ ماسٹر ہیں (ہمارا یہ سکول بہت اعلیٰ درجے کا ہے) اس کو میں نے کہا کہ میرا تو دل کرتا ہے کہ میں تمہیں پاکستان کے اپنے کسی ہائی سکول کا ہیڈ ماسٹر لگا دوں کیونکہ جب تک ہم عملاً ان سے یہ سلوک نہیں کریں گے اس وقت تک ہمارا یہ دعویٰ آج نہیں تو کل ضرور کھوکھلا نظر آئے گا۔

وہ پیار کے بڑے بھوکے ہیں اور اس کے وہ حق دار بھی ہیں سلوبیں جو رو کے ایک پیراماؤنٹ چیف جس کا اب مجھے خط ملا ہے اور اسی میں اس نے لکھا ہے کہ میں نے آپ کے لوہیں آنے پر اپنے پندرہ آدمی بطور آبزرور بھیجے تھے جن میں اکثر غیر احمدی تھے اور میں ان کے ذریعہ یہ معلوم کرنا چاہتا تھا کہ آپ لوگوں سے کیسے سلوک کرتے ہیں۔ انہوں نے آ کر مجھے بڑی اچھی رپورٹ دی ہے خصوصاً یہ چیز میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ پیار کرنے کا کیا (اثر ہوتا ہے) اس بات پر بڑا اثر ہے کہ آپ نے ان سے معانقہ کیا ہے۔ اب معانقہ کرنے پر انسان کا کیا خرچ آتا ہے لیکن یہ چیز بڑا ہی اثر پیدا کرتی ہے۔ ان کے بچوں کو پیار کرنے سے ان کو گلے لگا لینے سے ان کی غیر ملکیوں کے خلاف جو نفرت اور حقارت ہے وہ ایک لمحہ میں دھل جاتی ہے لیکن اسے ہم نے عملاً ثابت کرنا ہے۔ اب تو حالات ایسے نہیں لیکن وہ وقت دور نہیں جب ہمارے بیس بیس افریقن غیر ملکوں کے مشن میں بھجوائے جائیں گے اب مثلاً فجی ہے وہاں سے مجھے کل ہی خط آیا ہے کہ کسی افریقن مشنری کو یہاں بھجوائیں۔ کیونکہ یہاں افریقن بھی آباد ہیں بلکہ مقامی باشندے نسلاً یا افریقن نسل سے ہی ہیں اور وہ افریقن مبلغ ان کے ساتھ ملے اور تبلیغ کرے تو بڑا اچھا اثر ہو گا۔

پس یہ مساوات کا سبق بھی ہم نے ہی ان قوموں کو دینا ہے۔ یہ جو اپنے آپ کو بڑی مہذب قومیں کہتے ہیں۔ وہ یہ نہیں سوچتے کہ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ کا نعرہ قرآن کریم کے مطابق حضرت عیسیٰؑ نے بھی لگایا تھا سارے رسول یہی کہتے آئے ہیں لیکن انکی جو قومیں تھیں وہ بعد میں خراب ہو گئیں۔ چنانچہ یہ عیسائی قومیں اپنے آپکو مہذب کہتے ہوئے بھی

### انسانی مساوات

پر عمل نہیں کرتیں اور افریقہ میں یہ افریقن اور یورپین کے درمیان امتیاز کو قائم رکھتی ہیں۔ میں نے وہاں انہیں کئی دفعہ یہ کہا کہ اگر انسانیت سے تمہیں پیار ہوتا تو تم ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم کبھی ایجاد نہ کرتے (اس قسم کی تمہاری یہ ایجادیں اپنی ذات میں اس بات کا کھلا ثبوت ہیں کہ تمہیں انسانیت سے کوئی پیار نہیں ہے (اپنے آپ سے پیار ہے اپنی قوم سے پیار ہے۔ لیکن انسان سے بحیثیت انسان تمہیں کوئی پیار نہیں ہے

اس دفعہ جب میں افریقہ گیا ہوں تو دو یورپین افریقن فرانکفورٹ سے لیگوس تک کی چھ گھنٹے کی پرواز کے دوران ہمارے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ ان سے میری واقفیت ہو گئی۔ چنانچہ آپس میں ہماری باتیں ہونے لگیں۔ میں نے ان سے کہا کہ جب میں یہ دیکھتا ہوں کہ فرد فرد سے محبت سے پیش نہیں آتا۔ فرد فرد سے نفرت اور حقارت کا سلوک کر رہا ہے، قوم قوم سے نفرت کرتی ہے تو مجھے شرمندگی بھی ہوتی ہے اور بڑا دکھ بھی ہوتا ہے۔ کیا ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ انسان انسان سے پیار کرنا سیکھ لے؟ ویسے چونکہ یہ پڑھی لکھی اور ہوشیار قومیں ہیں۔ نہ میں نے روس کا نام لیا تھا۔ نہ میں نے امریکہ کا نام لیا تھا ان میں سے ایک نے آگے سے یہ جواب دیا کہ اب تو روس کے ساتھ ہماری انڈرسٹینڈنگ ہو گئی ہے۔ میں نے اس سے کہا OUT OF FEAR NOT OUT OF LOVE وہ کھسیانا سا ہو کر کہنے لگا ہاں یہ بات ٹھیک ہے۔ بہرحال ایک قدم صحیح DIRECTION (جہت) کی طرف اٹھایا گیا ہے۔ میں نے کہا یہ صحیح ہے۔ یہ میں مان لیتا ہوں لیکن تم نے انسان سے پیار کرنا نہیں سیکھا کیونکہ جس کو انسان سے پیار ہوتا ہے وہ ہیروشیما پر ایٹم بم نہیں گراتا۔ معصوم بچوں، عورتوں اور بیماروں سب کو ایک ہی ہتھیار کے ساتھ آنکھیں بند کر کے آگ کے اندر بھسم کر دیا۔ بھلا اس قسم کے اقدام سے انسان سے پیار کہاں ثابت ہوتا ہے۔

غرض آج دنیا میں صرف جماعت احمدیہ ہی ہے جو انسان کو انسان سے

### پیار کرنے کا سبق

پڑھا سکتی ہے اور یہ کوئی معمولی ذمہ داری نہیں ہے۔ بری عادتوں کو چھوڑنا پڑے گا۔ رسوم کو چھوڑنا پڑے گا۔ میرا تو دل کرتا ہے ۵۰ یا سو افریقن عورتوں کو بلا کر یہاں پاکستانی احمدیوں کے ساتھ شادی کروا دوں اور یہاں کی لڑکیوں کی وہاں کے احمدیوں سے شادی کروا دوں۔ ہمارے افریقن بھائی بڑے اچھے دل کے مالک ہیں۔ بڑا اچھا مزاج رکھتے ہیں۔ اپنی بیویوں سے بڑا

### اچھا سلوک

کرنے والے ہیں۔ وہاں کثرت ازدواج کا بڑا رواج ہے وہ بالعموم ایک سے زاید شادیاں کرتے ہیں لیکن میاں بیوی کی آپس میں کوئی تلخی نہیں ہوتی۔ خاوند اپنی ساری بیویوں سے بڑا اچھا سلوک کرتا ہے۔ ہمارے سنگھاٹے صاحب کی غالباً دو یا تین بیویاں ہیں وہ متعدد بیگم سے ملتی رہتی ہیں۔ لیکن ان کے آپس میں کوئی لڑائی جھگڑا نہیں ہوتا۔ میں سمجھتا ہوں کہ افریقن معمولی باتوں پر لڑنا تو شاید جانتا ہی نہیں۔ نہ ہی وہ مذہبی اختلاف پر کبھی لڑتے ہیں اور یہ واقعی بڑی عجیب بات ہے اور بڑی ہی اچھی اور حسین کہ مذہب کے نام پر وہاں کوئی لڑائی نہیں ہوتی۔ وہاں عیسائی بھی ہوتے ہیں۔ تقریریں ہوتی ہیں۔ صحیح یا غلط دلائل دیئے جاتے ہیں یہ سب کچھ ہے لیکن یہ کہ ڈانگ ہے رائفل ہے، پستول ہے یا مکا ہے یہ کوئی نہیں ہے۔ چنانچہ وہاں ہماری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## کامیابی کا ایک راز

یہ بھی ہے کہ افریقن بڑے آرام سے بات سُن لیتے ہیں۔ میں نے آزمائش کے طور پر ملک کے عیسائیوں سے یہ کہا کہ تم اسلام کی کتابیں پڑھو اگر نور نظر آجائے تو پھر اُسے قبول کر لینا مگر مجھے ایک نے بھی یہ جواب نہیں دیا کہ ہم عیسائیت پر مطمئن ہیں اسلئے ہم اپنا مذہب کیوں بدلیں؟ بلکہ ہر ایک نے مجھے یہی جواب دیا کہ ٹھیک ہے۔ ہم کتابیں پڑھیں گے اگر صداقت نظر آگئی تو مان لیں گے

"بوّ" یوٹ ریڈیو کی نمائندہ ایک خاتون تھی جو ہمارے ساتھ لگی ہوئی تھی اُس کا باپ کسی زمانہ میں عیسائی ہو گیا تھا البتہ اس کے دو تین چچا مسلمان تھے۔ وہ منصورہ بیگم سے بڑا تعلق رکھتی تھی اور باتیں کیا کرتی تھی چنانچہ منصورہ بیگم کے کہنے پر کہ اسے تبلیغ کرنی چاہیئے میں نے اسے بیعت فارم دیا اور کہا کہ میں یہ فارم تمہیں اس لئے نہیں دے رہا کہ تم بیعت کے لئے دستخط کر دو بلکہ میں تمہیں اس لئے دے رہا ہوں کہ اس میں بہت ساری شرائط لکھی ہوئی ہیں اس سے تمہیں پتہ لگ جائے گا کہ ہمارے عقائد کیا ہیں؟

ساتھ ہی میں تمہیں یہ بھی کہتا ہوں کہ ہماری کتابیں پڑھو پھر اگر اسلام کا نور نظر آئے تو اُسے قبول کرنے میں اپنے باپ سے نہ ڈرنا پھر مسلمان ہو جانا۔ چنانچہ وہ کہنے لگی۔ ٹھیک ہے چلتے وقت منصورہ بیگم نے بتایا کہ اس نے آٹھ دس دفعہ کہا کہ حضرت صاحب کو میرے لئے دعا کے لئے کہتے رہیں۔ پس اس لحاظ سے وہ بڑے اچھے ہیں۔ لیکن دنیا نے انہیں حقارت کی نگاہ سے دیکھا پچاس سالہ تو ان کا تجربہ تھا کہ احمدی ہوتے کیسے ہیں؟

اب میں ایک اعلان کر آیا ہوں اور جماعت پر اس کی ذمہ داری ہے میں نے وہاں ایک جلسے میں آٹھ دس ہزار آدمیوں کے سامنے یہ اعلان کیا تھا کہ آج کے بعد دنیا تمہیں حقارت اور نفرت کی نگاہ سے نہیں دیکھے گی اب تمہاری عزت اور تمہارا احترام کیا جائے گا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم اس بات کی ذمہ داری لیتے ہیں کہ ہم افریقن کی عزت اور احترام کو دنیا میں قائم کریں گے اب جماعت کا یہ فرض ہے کہ میں نے جو یہ اعلان کیا ہے اس کے مطابق عملاً یہ ثابت کرے اس وقت افریقہ میں ہمارے اور عیسائیت کے درمیان

### آخری اور زبردست جنگ

لڑی جا رہی ہے۔ اگر ہم افریقہ میں عیسائیت سے یہ جنگ جلدی جیت لیں تو اس کا ردّ عمل دوسرے ممالک میں بڑا زبردست ہوگا۔ اب میرے پانچ چھ ہفتہ کے دورے کا ردّ عمل پاکستان میں تو یہ رونما ہوا کہ جماعت اسلامی جیسی جماعت جو بڑے منظم چھوٹے چھوٹے سیلز پر مشتمل ہے اور امیر بھی بہت ہے ہم سے ہزار گنا زیادہ امیر ہے اسے بھی یہ تسلیم کرنا پڑا کہ ویسٹ افریقہ میں ہم ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ لیکن یہ تو ابھی بالکل ابتداء ہے۔ ہم نے ساری دُنیا سے یہ منوانا ہے۔ ہم اس پیغام محبت میں ناکام ہو ہی نہیں سکتے۔ میں وہاں یہ اعلان کر آیا ہوں کہ جب سے انسان پیدا ہوا ہے دنیا میں حقیقی محبت کا پیغام کبھی ناکام نہیں ہوا عارضی طور پر ابتلاؤں میں سے ضرور گذرا ہے لیکن ناکام نہیں ہوا۔

یہاں میرے پاس کئی نوجوان آ جاتے ہیں اور بڑے غصے میں ہوتے ہیں کہ ان کے گاؤں کا مولوی لاؤڈ سپیکر پر انہیں بے نقط گالیاں دیتا ہے۔ چنانچہ ایک دفعہ ضلع سیالکوٹ کے ایک گاؤں کا ایک احمدی نوجوان ملنے آیا وہ بڑے غصے میں تھا تیوری اس کی چڑھی ہوئی تھی اور آنکھیں لال تھیں۔ کہنے لگا۔ کہ میرے گاؤں کا ایک مولوی روزانہ زور زور سے گالیاں دیتا ہے میں اس کی ساری سرگذشت سنتا رہا۔ جب وہ خاموش ہو گیا تو میں نے اسے کہا کہ اپنے گاؤں کے مولوی سے جا کر کہو کہ جتنا زور چاہو لگا لو تم ہمارے دل میں اپنے لئے نفرت نہیں پیدا کر سکتے ہم تو انسان سے محبت کرنے کے لئے پیدا ہوئے ہیں۔ اور اس معاملہ میں آج نہیں تو کل تمہیں اس کا قائل ہونا پڑے گا تم بچ کر نہیں جا سکتے محبت کی تلوار ایک ایسی تلوار ہے جس سے کوئی بچ نہیں سکتا

پس یہ ہمارا انتقام ہے اور یہ ہماری تعلیم۔ افریقہ میں طبی امداد بہم پہنچانا اس تعلیم اور جذبے کا ایک معمولی سا اظہار ہے اس لئے مجھے جتنے آدمی چاہئیں وہ مجھے رضا کارانہ طور پر مل جانے چاہئیں۔ ورنہ پھر میں حکم دونگا اور آپ کو ماننا پڑے گا وہ بھی رضا کارانہ ہی ہے۔ کئی تو میرے ذہن میں تھے اُن سے میں نے کہا بھی ہے کہ وقف کر دو مثلاً ڈاکٹر الور ہیں وہ بالکل نوجوان ہیں۔ انہوں نے بڑی اچھی مثال پیش کی ہے۔ غالباً دو تین سال پہلے انہوں نے ڈاکٹری کی ڈگری لی ہے۔ یہ ہمارے خان شمس الدین خان صاحب پشاور کے صاحبزادے ہیں اور آجکل ڈاڈر میں لگے ہوئے ہیں کیونکہ انہوں نے ٹی بی کی ٹریننگ لی ہوئی ہے۔ اُن سے میں نے کہا کہ مجھے ایک ٹی بی سپیشلسٹ چاہیئے۔ تم تجربہ حاصل کرو اور وقف کر دو۔ چنانچہ اس نے اس وقت میرے سامنے کسی قسم کا اظہار نہیں کیا۔ میری بات سُنی اور چلا گیا۔

بعد میں مجھے دفتر نے بتایا کہ اس نے خط لکھا ہے کہ میں اپنی زندگی وقف کرتا ہوں۔ ویسے اس قسم کے مخلص نوجوان ڈاکٹر ہوں جو وصیت کریں اور داڑھی وغیرہ رکھیں تو ٹھیک ہے ویسے صرف داڑھی رکھنے سے کیا ہوتا ہے اب تو ہپیز نے داڑھی رکھنا شروع کر دیا ہے میں ان کی تنظیم کی پیروی کرتے ہوئے یہ نہیں کہوں گا کہ عورتوں کی طرح بال رکھ لو یا بندریوں کی طرح گھگھری پہن لو۔ وہاں ٹریفلگر سکوائر لندن میں ۱۹۶۷ء میں بھی اور اب بھی میں نے دیکھا ہے۔ کہ جس طرح بندر نچانے والا بندریا کو گھگھری پہناتا ہے بلا مبالغہ لڑکے اس قسم کی گھگھری پہنے ہوئے کھڑے ہیں۔ میں نے دل میں کہا۔ تمہیں قردةً خاسئین کا مطلب آج سمجھ آگیا ہے آپ ہی بندر بن گئے ہو اور حیوانوں کی طرح زندگی گذارنے کے آپ ہی مصداق بن گئے ہو۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ میں ان سے نفرت کرتا ہوں۔ مجھے ان سے ہمدردی ہے انسان کو زندگی کا حقیقی مزہ اور مسرت ان کو نہیں مل رہی لیکن یہ بات ماننی پڑے گی کہ رپورٹنگ میں وہ بڑے دیانت دار ہیں۔ وہ ساری بات شائع کر دیتے ہیں مگر ہمارے پاکستانی اور ہندوستانی صحافی ترک وطن کے مسئلہ پر لال پیلے ہو رہے تھے۔ میں نے ان سے کہا کہ یہ انگریزوں کا ملک ہے اگر یہ تمہیں یہاں نہیں رکھنا چاہتے تو تم یہاں سے چلے جاؤ۔ ویسے میں نے انہیں اصولاً بتایا کہ

"If you win their hearts they are not going to turn you out, if dont you have got no right to stay here"

اس کے اوپر ہی انہیں غصہ چڑھ گیا تھا اور پھر ہمارے ساتھ تعلق رکھنے والے ایک پاکستانی صحافی نے جب ان کا غصہ دیکھا تو ان کا غصہ نرم کرنے کے لئے مجھ سے کہنے لگا کہ روڈیشیا اور ساؤتھ افریقہ کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟ میں نے اس سے کہا کہ جس طرح یہ ملک انگریزوں کا ہے۔ اسی طرح وہ ملک افریقنوں کا ہے۔ اور جب بھی اللہ تعالیٰ نے انہیں طاقت دے (اور میں امید کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ) وہ ان سفید فام لوگوں سے حسن سلوک سے پیش آئیں گے۔ یہ بھی دراصل سفید فام کو چھیڑ لگانے کے مترادف تھا مگر یہ بھی انہوں نے اپنی اخباروں میں دے دیا۔

(باقی)

# کامیاب ہونیوالے طلباء و طالبات کی خدمت میں مبارکباد

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے جن طلباء و طالبات کو امتحانات میں کامیاب فرمایا ہے۔ وکالت مال تحریک جدید ان کے والدین اور سرپرست حضرات کی خدمت میں مبارکباد عرض کرتی ہے اور دعا کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس کامیابی کو ان کے لئے دین و دنیا میں ترقیات کا پیش خیمہ بنا کر ہمیشہ اپنے خاص فضلوں اور انعامات سے نوازتا رہے۔ آمین
ایسے موقعہ پر سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"امتحان میں پاس ہونے پر خانۂ خدا (مساجد ممالک بیرون پاکستان) کی تعمیر کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور دیا کریں"۔

کامیاب ہونے والے طلباء و طالبات اور ان کے والدین و سرپرست حضرات کی خدمت میں درخواست ہے کہ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مذکورہ بالا ارشاد بابرکت کی تعمیل میں ممالک بیرون پاکستان میں تعمیر ہونے والی مساجد کے فنڈ میں ضرور حصہ لیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ (وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

## درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کے بڑے بھائی محمد حسین صاحب پر گذشتہ دنوں فالج کا حملہ ہوا ہے۔ اس وقت وہ سیالکوٹ ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔
بشیر احمد اختر واقف زندگی حال وارد ترگڑی ضلع گوجرانوالہ

۲۔ مکرم جلال الدین صاحب شاہ محاسب جماعت احمدیہ شہر سیالکوٹ چند روز ہوئے دیوار سے گر پڑے ہیں انکے بائیں بازو کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ ان کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (صلاح الدین شاہ دیالگڑھ)

48

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# وصایا

(۲)

## مسل نمبر ۲۰۷۷۱

میں شریف احمد کوکب ولد مرزا محمد حنیف ٹھیکیدار قوم مغل پیشہ تعلیم عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن احمد نگر ڈاکخانہ احمد نگر ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۲ ۲۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت پندرہ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: شریف احمد کوکب ولد مرزا محمد حنیف صاحب ٹھیکیدار۔ احمد نگر۔ ضلع جھنگ

گواہ شد: مرزا محمد حنیف ٹھیکیدار احمد نگر ضلع جھنگ۔

گواہ شد: محمد اسلم بٹ قائم مقام صدر جماعت احمدیہ احمد نگر۔ ضلع جھنگ۔

## مسل نمبر ۲۰۷۷۲

میں خورشید بیگم زوجہ مستری محمد دین صاحب قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۹/ ۲۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

میرے پاس تین تولے زیورات قیمت ۵۵۰ روپے ہیں اور حق مہر ۳۲ روپے میں اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوں

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ: خورشید بیگم۔ ربوہ ضلع جھنگ

گواہ شد: ابوالمنیر نور الحق ڈائریکٹر ادارۃ المصنفین۔ ربوہ

گواہ شد: مرزا محمد الدین مستری۔ ۱۹/۱۶ محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ

## مسل نمبر ۲۰۷۷۳

میں نسیم احمد بھٹی ولد نصیر احمد صاحب بھٹی مرحوم۔ قوم راجپوت پیشہ تعلیم عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱ ۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت دس روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: نسیم احمد بھٹی ۳۰ دار الصدر شمالی۔ ربوہ

گواہ شد: شیخ مبارک احمد سیکرٹری حدیقۃ المبشرین ربوہ

گواہ شد: عبد السلام بھٹی۔ صدر موصیان دار الصدر شمالی ربوہ

## مسل نمبر ۲۰۷۷۴

میں صادق احمد قریشی ولد قریشی عبد المنان صاحب قوم قریشی پیشہ انگولیور عمر ۲۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن معرفت اے ایم قریشی اینڈ سنز نیلہ گنبد لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱۲ ۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۶۰/- روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: صادق احمد قریشی نیلہ گنبد لاہور

گواہ شد: محمد صدیق شاکر صدر حلقہ دہلی گیٹ لاہور

گواہ شد: محمد یحییٰ موصی ۸۶۰۶ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ حلقہ نیلہ گنبد لاہور۔

## مسل نمبر ۲۰۷۷۵

میں عائشہ بی بی زوجہ محمد اسماعیل صاحب قوم گوجر پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال بیعت ۱۹۳۲ء ساکن بھکھی ڈاکخانہ خاص ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱/ ۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

حق مہر جو وصول کر چکی ہوں -/۳۲ روپے

نقد -/۱۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ: عائشہ بی بی زوجہ محمد اسماعیل صاحب بھکھی ضلع شیخوپورہ۔

گواہ شد: محمد یوسف ولد محمد اسماعیل صاحب بھکھی۔ ضلع شیخوپورہ

گواہ شد: حکیم عبد الرحمن معلم اصلاح و ارشاد شیخوپورہ

## مسل نمبر ۲۰۷۷۶

میں خورشید بیگم زوجہ چوہدری مجید احمد صاحب قوم جٹ ساہی پیشہ خانہ داری عمر ۴۱ سال بیعت پیدائشی احمدی۔ ساکن سٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا ضلع سرگودھا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۷/ ۱۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

حق مہر ایک ہزار روپے بذمہ خاوند۔ زیور طلائی ۴ تولے قیمت سات سو روپے۔ کل میزان جائداد سترہ سو روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ: خورشید بیگم زوجہ مجید احمد صاحب سٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

گواہ شد: مجید احمد سٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

گواہ شد: محمد دین انور لیکچرار گورنمنٹ کالج ۱۵/و سٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا۔

## مسل نمبر ۲۰۷۷۷

میں سارہ بیگم زوجہ چوہدری ناصر احمد صاحب قوم باجوہ پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۶/۱۱ ڈاکخانہ خاص ضلع ساہیوال۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۹/ ۲۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر مبلغ پانچ ہزار روپے بذمہ خاوند

۲۔ زیور طلائی ۱۹ تولے مالیتی اندازاً ساڑھے تین ہزار روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں، تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ: سارہ بیگم چک ۶/۱۱ ڈاکخانہ خاص ساہیوال

گواہ شد: محمد طفیل لیکچرار گورنمنٹ کالج ساہیوال صدر موصیان۔ ساہیوال۔

گواہ شد: ناصر احمد ایڈووکیٹ خاوند موصیہ ضلع کچہری ساہیوال

## مسل نمبر ۲۰۷۷۸

میں بشیر بیگم زوجہ رشید احمد صاحب قوم جٹ چیمہ پیشہ خانہ داری عمر ۴۴ بیعت پیدائشی احمدی ساکن سٹلائٹ ٹاؤن ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۱۲ ۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:

حق مہر -/۵۰۰ روپے بذمہ خاوند

زرعی زمین پونے پانچ ایکڑ واقعہ رقبہ موضع کھیوالی تحصیل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ۔ قیمت پندرہ ہزار روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

الامتہ: بشیر بیگم بقلم خود۔

گواہ شد: رشید احمد مخلی زون سپروائزر سرگودھا

گواہ شد: محمد دین انور لیکچرار گورنمنٹ کالج سرگودھا۔

## مسل نمبر ۲۰۷۷۹

میں رمضان بی بی زوجہ فضل دین قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۸۰ سال بیعت ۱۹۱۹ء ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱۲ ۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:-

بازو بند نقرئی مالیتی -/۲۱ روپے

حق مہر -/۳۲ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت مجھے کوئی ماہوار آمد نہیں ہے اگر کبھی ہوئی تو میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ: رمضان بی بی۔ ربوہ

گواہ شد: عبد الغفور بقلم خود دار النصر ربوہ

گواہ شد: عبد العزیز ولد عبد الغفور صاحب دار النصر ربوہ

(باقی)

## درخواست دعا

میرے ماموں خواجہ نصیر احمد صاحب عرصہ ایک ماہ سے بیمار چلے آرہے ہیں اور میاں محمد ٹرسٹ ہسپتال میں زیر علاج ہیں احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔

(خواجہ بشیر احمد۔ کوٹ مومن ضلع سرگودھا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# انسانی زندگی کی سب دلچسپیاں غیر متناہی تغیّر سے وابستہ ہیں

## جب تغیّر صحیح اصول پر ہو تو ترقی کا موجب ہوتا ہے اور جب غلط اصول پر ہو تو تنزل کا باعث ہوتا ہے

(فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

"انسانی زندگی کی سب دلچسپیاں ایک غیر متناہی تغیر سے وابستہ ہیں اور اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کرتے ہوئے غیر متناہی تغیر کے سامان بھی اس کے ساتھ ہی پیدا کر دیئے ہیں۔ لیکن جب تغیر صحیح اصول پر ہو تو وہ تغیر ترقی کا موجب ہوتا ہے اور جب غلط اصول پر ہو تو تنزل کا موجب ہوتا ہے۔ لیکن سکون اپنی ذات میں ہمیشہ ہی تنزل کے سامان مخفی رکھتا ہے جو قوم ساکن ہو جاتی ہے وہ ہمیشہ نیچے ہی گرتی چلی جاتی ہے۔

پس ہمارے نوجوانوں کو چاہیئے کہ وہ یہ امر ہمیشہ اپنے مدنظر رکھیں کہ اس زمانہ میں سکون موت کا نام ہے جو کھڑا ہو گا وہ مر جائے گا یا پیچھے کی طرف دھکیلا جائے گا جو دوسرا نام موت کا ہی ہے۔ پس انہیں چاہیئے کہ اپنی تعلیم کے ختم کرنے پر وہ ایک منٹ بھی یہ خیال نہ کریں۔ اب شائد ان کے لئے آرام کا وقت آگیا ہے انہیں سمجھ لینا چاہیئے کہ آرام کا نہیں بلکہ کام کا وقت آگیا ہے۔

جیسا کہ میں اوپر کہہ آیا ہوں اسلامی اصول کے لحاظ سے ہر وقت انسان کے لئے آگے قدم بڑھانا ضروری ہے اور اس کی ترقی اس بات کے ساتھ وابستہ ہے کہ وہ صرف قدم ہی آگے نہ بڑھائے بلکہ اس جہت میں بڑھائے جس جہت کی طرف خدا تعالیٰ کی صفات اشارہ کر رہی ہوں۔ اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ وہ جو کام کریں دعا کر کے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگ کر کریں۔ میں خصوصاً ان طلباء کو جنہوں نے یونیورسٹی کی تعلیم ختم کی ہے اور ڈگریاں حاصل کی ہیں ان کے فرض کی طرف توجہ دلاتا ہوں جب انہوں نے تعلیم شروع کی تھی تو انہیں یہ بات معلوم نہ تھی کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر بڑے کام کے لئے استخارہ مقرر فرمایا ہے اور شاید اپنے لئے مضامین کا انتخاب کرتے وقت انہوں نے دعاؤں میں کوتاہی کی ہو لیکن اب جب کہ ان کی پہلی منزل ختم ہو گئی ہے اور دوسری منزل شروع ہونے والی ہے جو شاید بہت سی منزلوں کا پیش خیمہ ہو گی تو انہیں چاہیئے کہ اسلام کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق خدا تعالیٰ سے دعا کر کے اپنے لئے راہ عمل تجویز کریں۔ ... ...

اگر ہم ان باتوں پر یقین نہیں رکھتے تو ہم درحقیقت ایک مردہ خدا کا مجسمہ پوجتے ہیں اور بت پرستوں سے زیادہ ہماری حیثیت نہیں اور ظاہر ہے کہ مردہ خدا ایک مردہ گھوڑے کے برابر بھی قیمت نہیں رکھتا۔ کیونکہ مردہ گھوڑے کا چمڑا اور اس کی ہڈیاں تو کام آسکتی ہیں لیکن مردہ خدا کی کوئی چیز بھی کسی کام میں نہیں آسکتی۔ اگر ہم خدا تعالیٰ پر یقین رکھتے ہیں تو ہمیں ایک زندہ خدا پر یقین رکھنا ہو گا اور اگر ہم ایک زندہ خدا پر یقین رکھتے ہیں تو ہمیں یہ بھی تسلیم کرنا ہو گا کہ وہ اس دنیا کے روزمرہ کاموں میں دخل رکھتا ہے اور ہماری ترقی کے ساتھ اس کی قدرتوں اور اس کے فضلوں کا بھی تعلق ہے اور ظاہر ہے کہ اگر ہم یہ یقین رکھیں گے تو پھر ہمیں اپنی کوششوں کے ساتھ اس سے استخارہ کرنے کی بھی ضرورت ہو گی۔ اور یہی چیز ہے جس کو اسلام پیش کرتا ہے" (مشعل راہ ص ۲۴۷-۲۴۸)

## تقریب رخصتانہ

مورخہ ۱۲ ارشہادت (اپریل) کو محترم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم اے ناظر تعلیم کے مکان واقع محلہ دار الرحمت غربی میں ان کی ہمشیرہ محترمہ امۃ الوہاب برکات صاحبہ بنت محترم صوفی عطا محمد صاحب جالندھری کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے اجتماعی دعا کرائی۔

عزیزہ کا نکاح مکرم کریم اللہ صاحب ناصر ابن محترم پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب ایم ایس سی کے ساتھ کچھ عرصہ قبل محترم مولانا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھا تھا۔ دوسرے روز پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب نے اپنے مکان پر دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ تعلق دونوں خاندانوں اور سلسلہ کے لئے بابرکت کرے آمین

# ۲۱ اپریل کو صدر بھٹو راولپنڈی کی ایک عام تقریب میں حلف وفاداری اٹھائیں گے

## صوبائی اسمبلیوں کے اجلاس اب ۲ مئی کو منعقد ہوں گے

اسلام آباد ۱۸ اپریل۔ صدر کے سیاسی امور کے وزیر مسٹر غلام مصطفےٰ جتوئی نے بتایا ہے کہ آئندہ جمعہ کے روز ۲۱ اپریل کو تیسرے پہر صدر بھٹو راولپنڈی کی ریس کورس گراؤنڈ کی ایک تقریب عام میں عبوری آئین کے تحت حلف اٹھائیں گے۔ اس سے پہلے صدر ملک کے چیف جسٹس سے حلف لیں گے۔ اس موقعہ پر مسلح افواج کی پریڈ ہو گی اور صدر مارشل لاء اٹھانے کا اعلان کریں گے۔

خیال کیا جاتا ہے کہ ملک کے طول و عرض سے لاکھوں اشخاص اس تقریب میں شرکت کریں گے جن کے لئے خصوصی ٹرینوں اور بسوں کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ مسٹر جتوئی نے بتایا کہ چونکہ اب نئے عبوری آئین کے تحت صوبائی اسمبلیوں کے اجلاس ہوں گے اور وزارتیں بنیں گی اس لئے اب صوبائی اسمبلیوں کے اجلاس ۲۱ اپریل کی بجائے ۲ مئی کو منعقد ہوں گے جب کہ پارلیمانی لیڈروں کے انتخاب کے بعد اکثریت رکھنے والی پارٹیوں کے لیڈروں کو نئی وزارتیں بنانے کی دعوت دی جائے گی۔ آپ نے کہا اگرچہ نیشنل عوامی پارٹی اور جمعیت کو سرحد اور بلوچستان میں بہت معمولی برتری حاصل ہے تاہم ہماری خواہش ہے کہ ان کو نئی حکومتیں قائم کرنے کا موقعہ دیا جائے" عبوری آئین کے تحت چاروں صوبوں کے گورنر بھی نئے سرے سے حلف اٹھائیں گے

### خان قیوم وزیر داخلہ بنا دیئے گئے

راولپنڈی ۱۸ اپریل۔ پاکستان مسلم لیگ (قیوم گروپ) کے سربراہ خان عبد القیوم خان نے آج ایوان صدر میں ساڑھے چھ بجے شام مرکزی وزیر داخلہ کی حیثیت سے حلف اٹھایا۔ حلف صدر بھٹو نے لیا۔ واضح رہے قیوم لیگ نے پیپلز پارٹی کو اسمبلی میں اپنی مکمل حمایت کا یقین دلایا ہے خان قیوم نے حلف کابینہ کے تمام وزراء کی موجودگی میں اٹھایا جو کابینہ کے اجلاس میں شرکت کے لئے جمع ہوئے تھے۔ حلف اٹھانے کے بعد خان قیوم نے کابینہ کے اجلاس میں شرکت کی۔

### صدر بھٹو ماہ رواں کے آخر میں نئی دہلی جائیں گے

اسلام آباد ۱۸ اپریل۔ باخبر سفارتی حلقوں کا کہنا ہے کہ صدر ذوالفقار علی بھٹو بھارتی وزیر اعظم مسز اندرا گاندھی سے ملاقات کے لئے ماہ رواں کے آخر تک نئی دہلی جائیں گے۔ ان حلقوں کے مطابق دونوں سربراہوں کے مابین پاکستانی جنگی قیدیوں کی واپسی جنگ بندی لائن اور کشمیر کے مسائل پر خاص طور پر بات چیت ہو گی

## مکرم ماسٹر چوہدری عطاء اللہ خاں صاحب کاٹھ گڑھی کی وفات

عاجز کے چچا جان مکرم ماسٹر چوہدری عطاء اللہ خان صاحب کاٹھ گڑھی آف چک ۲/ٹی ڈی اے ضلع سرگودھا اپنے مکان واقع دار العلوم غربی ربوہ میں پانچ اور چھ اپریل (شہادت ۱۳۵۱ ہش) ۱۹۷۲ء کی درمیانی شب دس بجے کے قریب اچانک دل کا شدید دورہ پڑنے کے نتیجہ میں طبی امداد ملنے سے پہلے ہی انتقال فرما گئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت مورخہ ۷۲/۴/۶ بروز جمعرات بعد نماز مغرب مرحوم کی نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحوم موصی تھے اس لئے بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کئے گئے۔ تدفین کے بعد قبر پر استاذی المکرم مولانا ابو العطاء صاحب نے دعا کرائی۔

احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے عاجزانہ درخواست ہے کہ مرحوم کی بلندی درجات اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(عبد الکریم خان شاہد کاٹھ گڑھی واقف زندگی۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵